اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

185

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۱۲

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۶	مورخہ ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۸ء	نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ فروری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے البتہ کھانسی کی ابھی شکایت ہے ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ میں شمولیت کے لئے انبالہ سے تشریف لائے تھے ۔ آج شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے ؛

السید عبد الحمید آفندی خورشید مصری آج شام کی ٹرین سے اپنے وطن روانہ ہو گئے ۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے علاوہ بہت سے اصحاب الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر پہنچے تھے ؛

مولانا عبد الرحیم صاحب نیر جنوبی ہند کے تبلیغی دورہ سے اور خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رام پور سے واپس آ گئے ہیں

شیخ یوسف علی صاحب بی اے کو دسمبر ۳۶ء میں نظارت امور عامہ سے عارضی طور پر دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں منتقل کیا گیا تھا ۔ انہوں نے اب ملک صلاح الدین صاحب مولوی فاضل ۔ ایم ۔ اے کو چارج دیدیا ہے ۔ اور وہ نظارت امور عامہ میں بطور نائب ناظر امور عامہ کے عہدہ پر کام کریں گے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مقامِ خوف

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً

"میں جانتا ہوں ۔ بہت سے لوگ ہیں ۔ جو چھپے ہوئے مرتد ہیں بہت سے ایسے ہیں ۔ جو باوجود اس کے کہ وہ بیعت میں داخل ہیں ۔ اور پھر مجھے خط لکھتے ہیں ۔ کہ فلاں شخص نے مجھے کہا ۔ کہ جب تک تیرے گھر بیٹا نہ ہو ۔ وہ کیونکر سچا ہو سکتا ہے ۔ یہ نادان اتنا نہیں جانتے کہ کیا خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں لوگوں کو بیٹے دوں ۔ کسی کے گھر بیٹا ہو یا بیٹی ۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ۔ اور نہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں ۔ میں تو اس لئے آیا ہوں ۔ کہ تا لوگوں کے ایمان درست ہوں ۔ پس جو لوگ چاہتے ہیں ۔ کہ ان کے ایمان درست ہوں ۔ اور خدا تعالےٰ سے ان کا سچا تعلق پیدا ہو ۔ ان کو میرے ساتھ تعلق رکھنا چاہیئے ۔ خواہ بیٹے مریں یا جئیں ۔ کیا وہ نہیں جانتے ۔ کہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے ۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۔ جو لوگ ایسے خطوط لکھتے ہیں ۔ یا اپنے دل میں ایسے خیالات رکھتے ہیں ۔ وہ یاد رکھیں ۔ اور خوب یاد رکھیں ۔ کہ وہ مجھ پر نہیں ۔ خدا تعالےٰ پر اعتراض کرتے ہیں ۔ یقیناً سمجھو ۔ کہ میرے پیچھے آنا ہے ۔ اور سچے مسلمان بننا ہے ۔ تو پہلے جیتوں کو مار لو ۔ بابا فرید کا مقولہ بہت صحیح ہے ۔ کہ جب کوئی بیٹا مر جاتا تو لوگوں سے کہتے ۔ کہ ایک کتو وا مر گیا ہے ۔ اس کو دفن کر دو ۔ پس کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا ۔ جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو ۔ اور باوجود مال کے دل میں مفلس و محتاج نہ ہو ۔ اور باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو ۔ یہ ایک مشکل مقام ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہیئے ۔ اسی مقام پر پہنچکر وہ سچا خدا پرست بنتا ہے ۔ یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے ۔ کہ میں شرک نہیں بخشونگا ۔ اس کا مفہوم نادانوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے ۔ کہ اس سے بت پرستی مراد ہے ۔ نہیں اتنی ہی بات نہیں ۔ بلکہ اس سے وہ سب محبوب مراد ہیں ۔ جو انسان اپنے لئے بنا لیتا

عزیز مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی قادیان میں تجہیز و تدفین

قادیان ۱۳ فروری - کل سوا آٹھ بجے رات کی گاڑی سے جب عزیز مرزا سعید احمد صاحب کا تابوت لنڈن سے قادیان سٹیشن پر پہنچا - تو وہ غم والم ازسرنو تازہ ہوگیا جو ان کی وفات کی خبر سنکر پہنچا تھا - گاڑی کے سٹیشن پر پہنچنے سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جناب مرزا عزیز احمد صاحب والد عزیز مرزا سعید احمد صاحب مرحوم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادگان - جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ - حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت - حضرت میر محمد اسماعیل صاحب جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ - جناب خانصاحب منشی برکت علی صاحب ناظر بیت المال - اور بہت سے اور اصحاب سٹیشن پر پہنچ چکے تھے - حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب انبالہ سے اسی روز صبح کی گاڑی میں تشریف لائے تھے - جب گاڑی سٹیشن پر پہنچی - تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے تابوت کو جو کہ بہت بھاری تھا - گاڑی سے اتارنے کا خود انتظام فرمایا - اور رات کو تابوت سٹیشن پر ہی رکھا گیا - صبح کو تابوت پر سے ایک لکڑی کا اور ایک جستی چادر کا کیس اتار دیا گیا - اور چونکہ رات کو بارش ہونے کی وجہ سے سٹیشن سے شہر تک کے رستہ میں کیچڑ ہوگیا تھا - اس لئے تابوت سٹیشن سے ۸ بجے کے قریب لاری پر لایا گیا - اور دفتر الفضل کے قریب لاری سے اتار کر جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے مکان پر لے جایا گیا - جہاں اندرونی تابوت کا اوپر کا تختہ اتار کر اور اس کے نیچے سیسہ اور لکڑی کے ڈھکنے الگ کرکے سب اعزہ و اقارب نے مرحوم کا منہ دیکھا اس کے بعد تابوت بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے وسیع صحن میں پونے دس بجے لایا گیا - جہاں اتنا بڑا مجمع تھا - کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے - تو صفیں بنانے کے لئے بہت جدوجہد کرنی پڑی - اور اس میں کافی دیر لگی - گیارہ بجے کے قریب حضور نے نماز جنازہ ختم فرمائی - اور پھر تمام مجمع نے عزیز مرحوم کا چہرہ دیکھا اگرچہ بہت بڑے انبوہ کی وجہ سے ابتدا میں دقت پیش آئی لیکن پھر اچھا انتظام قائم ہوگیا - اور ایک ایک کرکے سب نے چہرہ دیکھ لیا

عزیز مرحوم کی وفات ۱۳ جنوری کو لنڈن میں ہوئی - اور پورے ایک مہینہ کے بعد قادیان نعش پہنچی - تاہم چہرہ بالکل شگفتہ تھا - اور خوبصورت تابوت میں مرحوم کی نعش یوں معلوم ہوتی تھی - کہ جیسے مرحوم ایک گہری چین کی نیند سویا ہوا ہے - چہرہ دکھانے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے اپنے ہاتھ سے تابوت بند کیا - اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادگان نے اپنے کندھوں پر جنازہ اٹھایا - بہت بڑا مجمع قبرستان تک گیا - آخر ایک بجے کے قریب بچوں کے قبرستان کے ملحقہ قطعہ میں جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حال میں اس غرض سے وقف کیا ہے - تابوت کو قبر میں رکھکر دفن کر دیا گیا - تدفین کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام حاضرین کے ساتھ دعا فرمائی - اور پھر واپس تشریف لے آئے - اس موقعہ پر باہر سے

قادیان میں عید اضحےٰ کی تقریب

۱۱ فروری کو قادیان میں عید اضحےٰ کی تقریب منائی گئی - صبح سویرے سے ہی مردوں - عورتوں اور بچوں کی قطاریں مختلف اطراف سے عیدگاہ میں پہنچنی شروع ہوگئیں - اور جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ساڑھے نو بجے کے قریب تشریف لائے - تو عیدگاہ میں بہت بڑا ہجوم موجود تھا - عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام تھا - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تشریف لاتے ہی نماز شروع فرما دی اور پھر باوجود گلے کی تکلیف کے قریباً ایک گھنٹہ قربانی کی اہمیت پر نہایت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا - چونکہ عید جمعہ کے دن ہوئی - اور بعض اصحاب نے بعض احادیث کے حوالہ سے یہ صورت پیش کی - کہ آج جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھی جا سکتی ہے - اسلئے حضور نے خطبہ کے ابتداء میں فرمایا - گو جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھی جا سکتی ہے - لیکن چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے موقع پر فرمایا تھا - کہ ہم تو جمعہ ہی پڑھینگے اسلئے میں بھی یہی کہتا ہوں - کہ میں تو جمعہ ہی پڑھونگا جو ظہر پڑھنا چاہتا ہے - وہ ظہر پڑھ لے -

خطبہ کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی - اور پھر سب کو مصافحہ کا شرف بخشا - اس کے بعد واپس تشریف لے آئے پھر حضور نے مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ پڑھائی - اور خطبہ ارشاد فرمایا - اب کے بھی بھیڑ بکرے - دنبہ اور گائے کی قربانیاں بکثرت کی گئیں - اور حسب معمول محلوں میں گوشت جمع کرکے ایک انتظام کے ماتحت غربا اور مستحقین کے ہاں پہنچایا گیا -

رات کو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کی زیر صدارت ایک مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی - جس میں بہت سے مقامی شعراء نے حاضرین کو اپنے کلام سے جو زیادہ تر عید اضحےٰ کی تقریب سے متعلق تھا محظوظ کیا - ساڑھے دس بجے کے قریب یہ مجلس ختم ہوئی -

۱۲ فروری بعد نماز مغرب حضرت سید محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے طلبار بورڈنگ مدرسہ احمدیہ - اساتذہ مدرسہ احمدیہ اور ناظر صاحبان کو دعوت طعام دی -

مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی لاش دیکھکر

آئی کیا مرزا سعید احمدؐ کی انگلستان سے لاش
ہوگیا ہر صاحب اولاد کا دِل پاش پاش

نوجوانی - دشتِ غربت اقربا سے دُور تر
آہ ! یہ دلدوز سب باتیں نہ ہوتیں جمع کاش

تجھ کو بھیجا تھا وطن سے جستجوے علم میں
کیا خبر تھی اس جگہ ہے موت کو تیری تلاش

تیرے جانیکا نظارہ کس قدر تھا دلفریب
اور تیری واپسی کتنی ہے پیارے دلخراش

باپ تیرے پاس پونچا اڑکے اے جانِ پدر
اڑ گیا لیکن تو اس کو چھوڑ کر سوئے اکاش

خاکسار - رحمت اللہ شاکر

حضرت امیر المومنین کیخلاف پھر زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند استغاثہ

احباب کو معلوم ہے - کہ شیخ عبد الرحمٰن مصری نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک کے خلاف انتہائی بغض و کینہ کے اظہار کے لئے ایک استغاثہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری اور دوسرا زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور دائر کئے تھے - جو دونوں خارج ہوگئے - اس کے بعد استغاثہ زیر دفعہ ۳۰۲ کی نگرانی سشن کورٹ میں کرائی - وہ بھی خارج ہوگئی - اب معلوم ہوا ہے - کہ مصری پارٹی کے ایک اور شخص عبد العزیز نے پھر زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند اعانت قتل کا مقدمہ دائر کیا ہے - ہندو اخبار نے لکھا ہے - مجسٹریٹ علاقہ کی عدالت سے سرسری ثبوت کیلئے تاریخ مقرر ہوگئی تھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

دُنیا بھی اک سرا ہے۔ بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے۔ آخر کو پھر جُدا ہے

از مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ امام مسجد احمدیہ لنڈن

ہم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ امام مسجد احمدیہ لنڈن کے بے حد ممنون ہیں۔ اور تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے باوجود عزیز مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی وفات کے بے حد صدمہ کے۔ اور باوجود گوناگوں مصروفیتوں کے عزیز مرحوم کے متعلق تفصیلی حالات ایسے دردناک رنگ میں قلم بند کر کے بھیجے۔ کہ جن اصحاب کو کبھی سعید مرحوم سے ملنے اور دیکھنے کا موقعہ بھی نہ ملا تھا۔ وُہ بھی اشکبار ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ خدا تعالےٰ نے مولانا درد صاحب کو احمدیت کی شاندار خدمات سرانجام دینے کا موقعہ بخشا ہے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر رُکن کے متعلق خواہ وُہ چھوٹا بچہ ہی ہو۔ ان کے دل میں اخلاص۔ اور محبت اور خدمت گزاری کا جو جذبہ موجزن ہے۔ وُہ نہایت ہی قابلِ رشک ہے۔ ان کی اس سعادت مندی۔ اور خوش بختی میں ان خدمات نے بہت کچھ اضافہ کر دیا ہے۔ جو انہیں سعید مرحوم کے متعلق سرانجام دینے کی توفیق حاصل ہُوئی۔ اور جن کے متعلق ہمارے قلوب کی گہرائی سے دُعا نکل رہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں بہتر سے بہتر اجر عطا کرے اور انہیں بیش از پیش مخلصانہ خدمات بجا لانے کی سعادت نصیب ہو۔

ذیل میں مولانا موصوف کا وُہ مکتوب درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے خاص انداز میں سعید مرحوم کے متعلق لکھ کر "الفضل" کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ اور جو نہایت ہی دردناک ہے:-

نہایت ہی پُرلطف لمحات

آخر ستمبر ۱۹۳۴ء میں عزیز مکرم مرزا سعید احمد۔ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ جہاز پر ان کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہوا ساحلِ انگلستان کے قریب پہونچا۔ شدید سردی کا وقت تھا۔ اور ہوا تیز تھی۔ عزیزان ظفر۔ اور مظفر کے ساتھ مل کر جو پہلے سے انگلستان آئے ہُوئے تھے۔ میں نے اُن کا استقبال کیا۔ ریل گاڑی میں بیٹھ کر ہم پانچوں لنڈن تک گفتگو میں اس قدر محو رہے۔ کہ کچھ پتہ ہی نہیں لگا۔ گو آنے والوں کے لئے یہ ملک نیا اور ایک عجُوبہ تھا۔ لیکن ہمارے سوالات کی بوچھاڑ نے ہندوستان بلکہ قادیان کا سماں باندھ دیا۔ ظفر کی چلبلی چھیڑ خانیاں۔ مظفر کی باوقار متانت کے نیچے لطائف کا ایک طوفان سعید کی ٹھوس پنجابیت کے ساتھ شاہانِ مغلیہ کی شان سخن سنجی۔ اور میاں ناصر کی مومنانہ فراست و سادگی کے اندر دُنیا کو فتح کرنے کا ایک انداز۔ غرض صاحبزادگان کی یہ مجلس مسافرت نہایت ہی پُرلطف لمحات کا ایک مجموعہ تھی:-

ایک تاریخی رنگ کا اجتماع

یوں تو دُنیا کی ہر چیز ہی عارضی اور فانی ہے۔ اور یہ تو عام طور پر بھی مشہور ہے۔ کہ کشتی کا پور دوبارہ نہیں جمع ہوتا یعنی جو لوگ ایک دفعہ ایک کشتی میں یا ریل وغیرہ میں سفر کرتے ہیں۔ وُہ پھر دوبارہ دُنیا میں اس طرح اکھٹے ہونے مشکل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اجتماع اپنے اندر کچھ ایسی کیفیات رکھتا تھا۔ کہ جو اسے خاص اہمیت دیتی تھیں۔ اور میں یقین رکھتا ہُوں۔ کہ اگر غور کریں گے تو صاحبزادگان کو بھی یہ احساس ہوگا۔ کہ وُہ اجتماع ایک تاریخی رنگ رکھتا تھا۔ اور بعض پہلو خود اُن کے ذہن میں بھی شائد اس وقت مستحضر نہ ہوں گے۔ کہ جو آئندہ زمانے میں زیادہ نمایاں ہو جائیں۔ سب کے سب انہی باتوں میں مصروف تھے۔ ہر ایک کے خیالات میں ایک تموّج تھا۔ نوجوانی کی عمر۔ انگلستان جیسے ملک میں تازہ وردُود۔ مستقبل کی سکیمیں۔ آئندہ کے لئے امنگیں۔ غرض ہر اک کے دل و دماغ میں ایک عجیب انقلاب اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا تھا۔ اور ہر اک کی پاک فطرت اپنے اپنے رنگ میں مجلس کو رنگین بنا رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں ایک ایسی جنت میں ہُوں۔ کہ جس کے نیچے کئی نہریں جاری ہیں۔ بہار کا موسم ہے۔ ثمرات ہیں۔ کہ مختلف الوانہا۔ پھول ہیں۔ کہ ایک کی خوشبُو دُوسرے سے بڑھ کر ہے۔

ایک ہی شجر کی چار شاخیں

جس طرح ایران اور عرب کے لوگ حضرت اسحاق علیہ السلام۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا خُون اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور باوجود اپنے اختلافات کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات بابرکات میں آکر ایک ہی سرچشمۂ ہدایت اور منبع عرفانِ الٰہی کی دو شاخیں بن گئی تھیں۔ اسی طرح یہ چاروں صاحبزادگان میرے لئے ایک ہی باغ کے پھول تھے۔ ایک میں مصلح اللہ کی خوشبو غالب تھی۔ اور وُہ ایک ستارہ کی طرح جھلملا رہا تھا۔ دُوسرے میں شمس الانبیاء کا نُور میری فطرت کو اپنی طرف کھینچے جا رہا تھا۔ اور تیسرے میں نور اللہ کا جلال اور جمال سُورج بن کر میری رُوح کو ہمیشہ کے لئے مظہر الحق والعلاء کے قدموں کی خاک بنا رہا تھا۔ تا وُہ باقی آلائشوں سے آزاد ہو کر کلمۃ اللہ کی خدمت میں لگ جائے۔ اور اس کی محبت کی اسیر ہو کر باقی تمام بندھنوں سے رستگاری حاصل کرے۔ چوتھے میں حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم کی جرأت فیاضی۔ دانائی۔ اور حکمت۔ اور اپنے اباجی۔ اور دادا جان مرحوم کی قابلیت۔ اور مزاح اور قوم برلاس کے وُہ خصائلِ حسنہ نمایاں تھے۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان کی صُلب میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کے نور کو ودیعت کیا تھا۔ لیکن یہ چاروں ایک ہی شجرۂ طیبہ کی شاخیں تھیں۔ جو اپنے جسمانی اور روحانی تعلق کی وجہ سے نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز تھا۔ بلکہ ابراہیمؑ ثانی بھی کہلایا۔ آئندہ پھیلاؤ کو مدنظر رکھتے ہُوئے میں سمجھتا ہوں۔ یہ چاروں شاخیں آپس میں اتنی قریب تھیں۔ کہ پھر شاید اس طرح کسی غیر ملک میں اتنے گہرے قرابتی رنگ میں جمع نہ ہو سکیں۔ مگر آہ اس وقت کیا معلوم تھا کہ اس مجلس کا ایک درخشندہ گوہر اس قدر جلد ہم سب کو داغِ مفارقت دے جائے گا:-

سعید مرحوم

سعید مرحوم نے یہاں بار میں داخل ہو کر بی۔اے کی پڑھائی شروع کی اور سی۔ایس۔آئی کے لئے بھی تیاری کی۔ بار کے کئی حصے پاس کئے۔ بی۔اے کا سارا امتحان لندن یونیورسٹی سے پاس کیا۔ سی۔ایس۔آئی میں انٹرویو اچھا نہ ہونے کی وجہ سے رہ گیا۔ گو وہ سی۔ایس۔آئی کو پسند نہیں کرتا تھا۔ بلکہ خلاف تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اسے اس ناکامی کا صدمہ ضرور ہوا۔ کیونکہ اس کی طبیعت بے حد حساس تھی۔

ہندوستان میں مرحوم کے ساتھ میری زیادہ واقفیت نہ تھی۔ لیکن یہاں ساڑھے تین سال تک میرے اس کے ساتھ نہایت گہرے تعلقات رہے اور مجھے اس کے اخلاق فاضلہ کے مطالعہ کا کافی موقعہ ملا۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ وہ اپنی ذاتی خوبیوں سے میرے دل پر ایسا گہرا اثر پیدا کر گیا کہ اس کی وفات میرے لئے نہایت ہی صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ اس وقت تک تین ہفتے گزر چکے ہیں۔ مگر صدمہ ابھی تازہ ہے اور بھولنے والا نہیں

سعید کی قابلیت

مرحوم کی قابلیت کا تو ہر شخص معترف ہے۔ انگریزی زبان میں خاص مہارت رکھتا تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا استقبال اس نے انگریزی میں کیا تھا نہ صرف زبان شستہ تھی۔ بلکہ خیالات میں بھی ایک جدت تھی علمی کتب کے صرف خریدنے کا ہی شوق نہ تھا۔ بلکہ پوری توجہ اور غور کے ساتھ پڑھنے کی بھی عادت تھی۔ گو مجھے زبان سیکھنے یا علم بڑھانے کے لئے قطعاً فرصت نہیں ہوتی۔ تاہم بعض دفعہ مرحوم نے آکر ایسے رنگ میں تحریک کی۔ کہ میں نے بھی دو تین کتب پڑھنا شروع کیں۔ ختم تو نہ کر سکا۔ مگر واقعی لطیف تصانیف تھیں۔

بشاشت اور خندہ پیشانی

یوں تو مرحوم کی بشاشت اور خندہ پیشانی آخر دم تک قائم رہی اور ہمارے پژمردہ دلوں کے لئے ڈھارس بنی رہی۔ لیکن خوش طبعی اور مزاح ہمیشہ اس کی طبیعت کا خاصہ رہتا تھا۔ مرحوم کے واقفوں میں سے شاید ہی کوئی ہو۔ جو لفظ چیکلی ہیکی سے واقف نہ ہو۔ یہ مرحوم کا اپنا بنایا ہوا لفظ معلوم ہوتا ہے۔ ٹیلیفون پر ہیلو کی بجائے اور گفتگو کے اختتام پر بھی یہی لفظ استعمال کیا جاتا تھا۔ کسی نے اگر پوچھا تم کیسے ہو۔ تو جواب تھا چیکلی ہیکی۔ انگریز بھی سمجھتے تھے۔ کہ مراد ہے۔ کہ بس ایسا ہی ہوں۔ لیکن خوش طبعی میں کبھی کسی کا دل دکھانے والی بات نہیں کی۔ عموماً آپ بیتی ایسے رنگ میں سنائی۔ کہ جس سے بے اختیار ہنسی آجائے ایک دفعہ آپ یہاں اپنی واسکٹ کی تلاش میں آدھ گھنٹہ مصروف رہے اور آخر تحقیقات کے بعد ثابت ہوا۔ کہ واسکٹ آپ نے اپنے بدن پر پہنی ہوئی تھی۔ یورپ کے گندہ مذاق کا کبھی مرحوم پر کچھ اثر نہ تھا۔ عموماً یہاں کے لوگ عورتوں کے متعلق مذاق کیا کرتے ہیں۔ مگر مجھے یاد نہیں۔ کہ مرحوم نے کبھی بھی اس قسم کا اشارہ یا کنایۃً بھی کیا ہو۔

غریب پروری

غریب پروری کی بہت عادت تھی۔ غربا سے میل ملاپ رکھنا اور ان سے ہمدردی اور ہو سکے تو امداد کرنا یا کم از کم عزت سے خطاب اور کلام کرنا مرحوم کو بہت اچھی طرح آتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اہل سپین سے بھی ہمدردی تھی۔ ایک دن میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ میری لڑکی کو کیا دیں گے۔ میں نے کہا سعید ابھی تو ہم تمہاری شادی دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ یہ لڑکی تمہاری کہاں سے آگئی۔ کہنے لگا۔ بس میری لڑکی ہے۔ کہیں سے آگئی۔ میں نے کہا۔ جو تم کہو۔ میں دے دونگا۔ بات یہ تھی۔ کہ سپین سے بہت سے مصیبت زدہ بچے اس ملک میں آئے تھے اور مختلف لوگوں نے ان کے اخراجات برداشت کئے تھے۔ مرحوم نے یہ ذمہ لیا۔ کہ ایک لڑکی کا وہ خرچ دے گا۔ چنانچہ ایک رقم اپنے اخراجات سے بچا کر اس پر صرف کی۔ مرحوم کو خرچ دوسرے طلبہ کے برابر ہی ملتا تھا۔ مگر باوجود اس قسم کی غریب پروری کرنے کے وہ اپنے اخراجات کو خوب قابو میں رکھتا تھا۔ اور میری طبیعت اس لحاظ سے اس سے بہت مطمئن بلکہ خوش تھی۔ اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی بے جا نہ ہوگا۔ کہ صاحبزادگان کو یہاں اس ملک کے لحاظ سے خصوصاً اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان میں وہ کس طرح پرورش پاتے ہیں۔ نہایت ہی واجبی خرچ ملتا ہے۔ بلکہ دراصل تو گزارہ تنگی سے ہی ہوتا ہے۔

تاجپوشی کے موقعہ پر مجھے ایک دن اپنے خاص انداز میں کہنے لگا۔ کہ غربار کی طرف بھی آپ کو توجہ چاہیئے۔ میں نے کہا میں خود غریب ہوں۔ اور غربار سے ہی مل کر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ تمہارا کیا مطلب ہے۔ کہنے لگا۔ آج کل یہاں ہندوستان سے بہت سے سپاہی آئے ہوئے ہیں۔ ان کی بھی مسجد میں دعوت کرنا چاہیئے۔ میں نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے۔ اور ضرور ایسا ہونا چاہیئے مگر میری خوشی ایک یہ بھی ہے۔ کہ تم خود اس کا انتظام کرو۔ اخراجات ہم ادا کریں گے۔ مگر انتظام تمہاری تسلی کا ہونا چاہیئے۔ تم ذمہ لو۔ کہنے لگا بہت اچھا۔ چنانچہ مرحوم نے بہت کوشش کی کہ تمام سپاہیوں کو مسجد میں لائے۔ مگر ان کا پروگرام حکومت کی طرف سے ایسا مقرر ہو چکا تھا۔ کہ ان کیلئے ادھر ادھر جانے کا موقعہ ہی نہیں رکھا گیا تھا۔ اس لئے کامیابی نہ ہو سکی۔ لیکن مرحوم کے اخلاق کا اس سے بہت کچھ پتہ لگ سکتا ہے۔

محنت اور کام کرنے کی قابلیت

مرحوم محنت اور کام کرنے کی قابلیت رکھتا تھا۔ غیروں میں دھس کر بھی اسے کام کرنا آتا تھا۔ ہمارے نوجوان عموماً اپنے سرکل میں ہی گھومتے اور کام کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں اور غیروں میں ملنے سے کتراتے ہیں لیکن مرحوم نے لندن جیسے شہر میں کئی لوگوں سے نہایت اچھے تعلقات پیدا کر لئے تھے حتیٰ کہ پبلک میٹنگ کا انتظام بھی کیا۔ تقریریں بھی کیں۔ چندہ بھی جمع کیا۔ اور کار میں بٹھا کر لوگوں کو جلسہ میں شرکت کے لئے بھی خود بلایا۔ ایسی تفاصیل میں وہی لوگ پڑا کرتے ہیں۔ جن میں کام کی اہلیت ہو۔

سلسلہ کے کاموں میں مصروفیت

سلسلہ کے کاموں میں بھی نمایاں طور پر حصہ لیتا رہا۔ نو مسلموں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک اسے پسند کرتے تھے۔ انگریزی مجلس میں اپنے معمول کے مطابق آداب کا خاص خیال رکھتا تھا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ کبھی کسی نو مسلم یا احمدی نے مرحوم کی شکایت کی ہو۔ حالانکہ انسان بعض دفعہ بے احتیاطی سے اس قسم کے موقعے نادانستہ دے دیتا ہے مگر وہ اس کا ہمیشہ خیال رکھتا تھا۔ کہ کسی کا دل نہ دکھائے۔ جمعہ کی نماز میں عموماً باقاعدہ رہا۔ اور بغیر کافی عذر کے کبھی غیر حاضر نہیں ہوا۔ اتوار کے جلسوں میں شوق سے اور دلچسپی سے حصہ لیتا رہا۔ تقریریں بھی کیں۔ اور سوالات بھی۔ ایک دفعہ Labour & Capital پر ایک نہایت اعلیٰ مضمون لکھ کر سنایا تھا۔ رسالہ الاسلام کی منیجری کے فرائض عمدگی سے سرانجام دیتا رہا۔ اور عید کے موقعہ پر جب کہ بیرونی لوگ زیادہ تعداد میں مسجد آتے ہیں۔ اس کا کام ہمیشہ نمایاں رہا عام طور پر سب کارکن تقریر کے وقت تقریر سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ مگر میں نے دیکھا۔ کہ وہ اس وقت بھی نئے آنے والوں کا خاص خیال رکھتا اور اپنے فرض سے کبھی غافل نہ ہوتا۔

خود داری

خود داری ایک شاہی وصف ہے۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے اتوار کے روز حاضرین سے سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔ گویا کہ چھوٹی کلاس کو پرانی قسم کا استاد سبق پڑھا رہا ہے۔ باقی لوگ تو جواب دیتے گئے۔ جب سعید مرحوم کی باری آئی۔ تو اس نے کہا۔ میں یہاں امتحان دینے نہیں آیا:۔

صاحبزادگان سے مخلصانہ تعلقات

مرحوم کے تعلقات باقی صاحبزادگان کے ساتھ بہت اچھے تھے۔ سب کا ادب کرتا تھا۔ اور ہر ایک کے ساتھ باوجود بے تکلفی کے نہایت محبت تھی حضرت مولوی شیر علی صاحب اس کے ساتھ خاص تعلق رکھتے تھے۔ کئی دفعہ سعید مرحوم کے پاس اس کے مکان میں صرف ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ بیماری میں تو الگ بات تھی۔ مگر پہلے بھی سعید مرحوم کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ اور ہمیشہ اس کی علمی گفتگو کو پسند فرما کر تعریف کرتے تھے:۔

بیماری کے ایام میں دوستوں نے بہت اخلاص کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر کیپٹن عطاء اللہ صاحب۔ اور اُن کی اہلیہ صاحبہ جب تک یہاں رہیں۔ خاص طور پر خیال رکھتے رہے۔ نو مسلم اکثر ملنے جاتے۔ اور بعض چیزیں بھی لے جاتے۔ بلال نٹل نے خاص طور پر مرحوم کی خدمت کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء:۔

میاں ناصر احمد صاحب باوجود ناسازی طبیعت سعید کی بیماری کے ایام لنڈن میں ٹھہرے رہے۔ اور سعید مرحوم کے پاس جاتے رہے۔ اکثر ہیراسنے۔ بلکہ خود سعید مرحوم نے کہا کہ وہ تکلیف نہ اٹھائیں۔ مگر انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ اور آخر دم تک مرحوم انہیں محبت کی نظر سے اپنے پاس دیکھتا رہا:۔

میاں مظفر احمد صاحب نے بیماری کے ایام میں مرحوم کی بہت ہی خدمت کی ہے۔ جب مظفر کے کالج کھلنے کا دن قریب آیا۔ تو مظفر کے سامنے ہی مجھے سعید مرحوم مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ مظفر کے ہونے سے مجھے بہت آرام ہے۔ جب یہ چلا جائے گا۔ تو کیا ہوگا؟ میں نے کہا۔ فکر نہ کرو۔ ابا جی جو آ رہے ہیں کہنے لگا۔ ہاں مظفر کا بہت ہی آرام ہے:۔

حضرت امیر المومنین کا خط

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خط جس دن آیا۔ تو نہایت خوش تھا۔ میں جب گیا۔ تو فوراً مجھے بتایا۔ اور کہا۔ دیکھو۔ پڑھو۔ کیا کچھ لکھا ہے۔ میں نے خط پڑھا۔ اور کہا۔ اللہ مبارک کرے۔ تم بہت خوش قسمت ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خط سے واقعی بہت فائدہ ہوا۔ ایک تو وہ بیماری کا مقابلہ زیادہ طاقت سے کرنے لگا۔ دوسرے مرزا عزیز احمد صاحب کے آنے کے متعلق نہایت مناسب طرز میں سعید مرحوم کو پتہ چل گیا۔ ہمیں فکر تھا۔ کہ اگر ان کے آنے کے متعلق ذکر کیا گیا۔ تو اسے اپنی بیماری کی شدت اور خطرناک حالت کا علم ہو جائے گا۔ مگر حضور کا پہلا فقرہ ہی اس قسم کا تھا۔ کہ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اڑ کر تمہارے پاس پہونچ جاؤں:۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو صدمہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو سعید کی وفات کا جو صدمہ ہوا ہے۔ اس کا اندازہ مشکل ہے۔ انہوں نے سعید اور مظفر میں کوئی فرق نہیں کیا۔ ہر ہفتہ باقاعدہ سعید مرحوم کے نام خط آتا رہا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ باوجود اس کی وفات کی خبر پہونچ جانے کے جب وہ اس کی وفات کے بعد پہلی ہفتہ واری ڈاک لکھنے لگے۔ تو اپنی رو میں سعید کے نام بھی ایک خط اپنے صدمہ میں لکھ گئے۔ جو میں انشاء اللہ تعالےٰ پھر اخبار میں درج کرانے کے لئے بھیجونگا وُہ بہت ہی دردناک خط ہے:۔

جسدِ سعید کی قادیان کو روانگی

یہ انگلستان کی بدقسمتی ہے کہ ہمارا ایک نہایت ہی ہونہار۔ اور واجب الاحترام نوجوان اپنی تعلیم کی تکمیل کے قریب پہونچ کر اس ملک میں اپنی نہایت ہی الم ناک یادگار چھوڑ گیا۔ غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں یہ پہلی موت ہے۔ کہ ایک نوجوان نے جس کے ساتھ بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ غریب الوطنی کی حالت میں جان دی۔ جب اس کی نعش کو قادیان بھیجنے کا فیصلہ یہاں فوری طور پہ کیا گیا۔ تو اس وقت حضرت میاں ناصر احمد صاحب نے فرمایا۔ انگلستان ابھی اس قابل نہیں ہوا۔ کہ ہم اس کی خاک کے سپرد اپنے ایک عزیز کا جسم کریں:۔

سعید مرحوم سے خطاب

آہ! سعید تم کہاں ہو۔ آنکھیں تمہارے دیکھنے کے لئے ترس رہی ہیں۔ میں تمہارے فون کا بل ادا کر رہا ہوں۔ مگر تمہاری آواز کیوں نہیں آتی۔ تمہارے عمو صاحب کا خط آیا ہے۔ تم اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اب کس پتہ پر میں وہ خط تمہیں بھیجوں۔ نو مسلم تمہارے متعلق پوچھتے ہیں۔ میں انہیں کیا لکھوں؟

آہ! تم نے اپنے اباجی کو اتنی دور سے بلایا۔ اور پھر ان کے سامنے زندگی کے تین دن بھی پورے نہ کئے۔ تم اپنی انگوٹھیاں بھی اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ اپنے پڑ دادا جان کا وُہ تبرک جسے تم دن رات اپنی چھاتی سے لگائے پھرتے تھے۔ وُہ بھی تم یہاں میرے پاس ہی چھوڑ گئے۔ آہ! اب میں سمجھا۔ تم خود بھی ان ہی کے پاس پہونچ گئے ہو۔ حضور کی خدمت میں ہمارا سب کا سلام دینا اور عرض کرنا۔ کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق حضور کا نام دُنیا کے کناروں تک لئے جا رہے ہیں۔ اشرار نت نیا فتنہ کھڑا کرتے ہیں۔ دُنیا کی حکومتیں بھی ہمیں ترچھی نظر سے دیکھتی ہیں۔ لیکن ہمارا قائدِ اعظم۔ حضور کا لختِ جگر اسلام کے علم کو بلند سے بلند تر کئے جا رہا ہے۔ حضور نے جو کچھ اس کے متعلق ہمیں بتایا تھا وُہ ہر روز پورا ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو وُہ حضور کی باتیں۔ حضور کے جان نثار صحابیوں کو جو اب تھوڑے رہتے جاتے ہیں۔ نئے سے نئے رنگ میں سُنا کر حضور کی جُدائی کے غم کو مٹاتا ہے۔ اور دوسری طرف نئی سے نئی تحریکات کے ذریعہ اپنی فوج میں ایسی رُوح پھونک رہا ہے۔ کہ جس سے وُہ دُنیا کو فتح کرتی جا رہی ہے۔ اور قریب ہے کہ حضور کا نام ایک عالم گیر نُور کی طرح ساری دُنیا میں روشن ہو جائے۔ اللّٰھم صل علےٰ محمد و علےٰ عبدك المسیح الموعود وعلیٰ اٰل عبدك المسیح الموعود وعلیٰ خلفاء عبدك المسیح الموعود وبارك وسلم

۶ مارچ ۱۹۳۸ء کا یوم التبلیغ

امسال غیر مُسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کے لئے ۶ مارچ ۱۹۳۸ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر مقام کی احمدی جماعت کو اپنے اپنے مقام کے مناسب پروگرام تجویز کر کے اس پر عمل کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے:۔

یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ تبلیغ اسلام نہایت احسن اور عمدہ طریق سے کی جائے۔ تبلیغی گفتگو میں کسی کی دل آزاری کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کوئی دُرشتی اور سختی سے بھی پیش آئے۔ تو اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ اور اعلےٰ اسلامی اخلاق کا اظہار کرنا چاہیئے:۔

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان -

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور ان کے رفقاء نہایت بلند بانگ دعاوی اور مغرورانہ تعلّیوں کے ساتھ جماعت احمدیہ سے الگ ہوئے تھے۔ وہ بزعم خود یہ سمجھتے اور اس امر کا اظہار کرتے تھے۔ کہ نعوذ باللہ بہت جلد سلسلہ خلافت کو مٹانے اور جماعت احمدیہ کی وحدت و اتحاد کو توڑ کر انتشار برپا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس امر کے حصول کے لئے انہوں نے ہر رنگ اور ہر طریق میں مخالفت کرتے ہوئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر زمانہ شاہد ہے۔ کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعود اولوالعزم فرزند جلیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں انہیں ہر میدان میں زک اور ہر مخالفانہ جدوجہد میں ناکامی ہوئی۔

حضرت امیر المومنین کی طرف سے مصری صاحب کی تسلی کی کوشش

اگرچہ دنیوی نگاہ اسی امر کی مقتضی ہے۔ کہ ایسے اشخاص کو جو اس قسم کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائیں۔ اور ایک عظیم القدر جماعت کے پیارے امام اور مقدس مطاع پر اس قسم کے بے بنیاد الزامات اور ناروا اتہامات لگانے والے ہوں۔ ہرگز منہ نہ لگایا جائے۔ لیکن پھر بھی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت و ترحم ہر رنگ میں ان کی تسلی کی کوشش کی۔ اور ہر وہ ممکن طریق استعمال کیا جس سے وہ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ سکیں۔ حضور نے جہاں ان کے اطمینان کے لئے اس امر پر بھی قسم اٹھائی۔ کہ حضور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں اور حضور خلافت سے کبھی بھی علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ وہاں اس مؤکد بعذاب حلف کا بھی ذکر کیا۔ جو حضور نے شیخ مصری صاحب کے تیسرے خط کے جواب میں لکھ کر چند احباب کے سامنے پیش کیا تھا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"جس وقت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا تیسرا خط مجھے آیا ہے۔ اور دوستوں کو بلا کر میں نے ان کے متعلق مشورہ کیا ہے۔ تو اس وقت میں ایک تحریر لکھ کر اس مجلس میں لے گیا تھا۔ اور میرا منشاء تھا۔ کہ ان خطوں کے جواب میں وہ تحریر انہیں بھجوا دوں۔ اس تحریر میں میں نے لکھا تھا۔ کہ میں چاہتا تھا۔ کہ آپ کو استخارہ اور دعا کی طرف توجہ دلاؤں تا خدا تعالیٰ کے حضور میں مجرم نہ ٹھہریں لیکن افسوس کہ آپ نے اس راستہ کو بند کر دیا۔ اب میں مجبور ہوں۔ کہ آپ کے آخری خط کے جواب میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ آپ کا خط افتراؤں بہتانوں اور کذب سے پُر ہے۔"

مصری صاحب کے اعتراضات کی حقیقت

مگر شیخ مصری صاحب نے بجائے اس کے کہ وہ اس قدر شدید قسموں سے فائدہ اٹھاتے۔ اس قسم کے غلط اور ناروا اعتراضات کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جنہیں کوئی بھی دیانتدار اور صاحب خرد و ہوش انسان بجا قرار نہیں دے سکتا۔ میرے پیش نظر اس وقت شیخ مصری صاحب کا تازہ اشتہار بعنوان "جناب خلیفہ صاحب کے دونوں پیش کردہ طریق فیصلہ منظور" ہے۔ مصری صاحب لکھتے ہیں۔

"بعض دوستوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ کہ جناب خلیفہ صاحب نے ان نقائص کے متعلق جو اس خاکسار نے اپنے تین خطوط میں ذکر کئے ہیں۔ جو جناب خلیفہ صاحب کی خدمت میں ۱۱ر جون و ۱۴ر جون و ۲۳ر جون کو لکھے گئے تھے۔ قسم کھائی ہے۔ کہ وہ غلط ہیں اس قسم کے بعد اب خاکسار کا کیا خیال ہے؟ سو ایسے تمام دوستوں پر جو خلیفہ صاحب کی اس تحریر سے یہ سمجھ رہے ہوں کہ جناب خلیفہ صاحب نے اس بارے میں کوئی قسم کھائی ہے۔ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں جناب خلیفہ صاحب کی تحریر کو سمجھنے میں سخت غلطی لگی ہے۔ جس چیز کو انہوں نے قسم سمجھا ہے۔ وہ قسم نہیں۔ بلکہ درحقیقت ایک مسودہ ہے۔ جو انہوں نے اخبار الفضل میں نقل کر دیا ہے۔"

ہمیں مصری صاحب کی فہم و فراست پر ان الفاظ کو پڑھ کر نہایت تعجب آتا ہے۔ ایک طرف تو وہ اپنے ادعائے علم و فضل کو ہر جگہ نہایت شیخی سے پیش کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف وہ قسم کی ماہیت کو بھی سمجھ نہیں سکتے۔ قسم کیا ہے؟ قسم اس اظہار کا نام ہے۔ جو کہ ایک انسان اپنے خدا کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اور اسی کو گواہ ٹھہراتے ہوئے کرتا ہے۔ اس کے لئے نہ مصری صاحب کی منظوری کی ضرورت ہے۔ نہ ان کی تصدیق کی احتیاج۔ یہ وہ معاہدہ ہے جو ایک انسان اپنے بالا و برتر خدا کے حضور کرتا ہے۔ جب ایک ہندو اپنی پرارتھنا میں اور ایک عیسائی اپنی عبادت میں اپنے دل کی گہرائیوں میں خدا کے حضور ایک حلف اٹھا رہا ہوتا ہے۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ اس کا حلف نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ جب وہ اس کا ذکر دوسرے اشخاص کے سامنے کریگا۔ تو ہم اسے مسودہ ہی کا نام دیں گے۔ مگر کیا مصری صاحب کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس عیسائی یا ہندو کی قسم قسم نہ تھی۔ بلکہ مسودہ ہی تھا۔

حضرت سیدنا امیر المومنین کی قسم قائم ہے

ہمارے آقا حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی اس قسم کا ذکر خطبہ میں فرمایا۔ یا جب الفضل میں حضور کا خطبہ شائع ہوا۔ تو بے شک یہ مسودہ ہی تھا۔ مگر ہم مصری صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ جب حضور کے مبارک قلم سے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ اور جس وقت تک یہ تحریر مشورہ دینے والے احباب کے سامنے پیش نہ کی گیا۔ اس وقت یہ قسم نہ تھی۔؟ حضور کی معصومیت اور ان تمام الزامات اور بہتانات سے جو مصری صاحب نے اپنے خطوط میں حضور انور کی ذات گرامی سے منسوب کئے ہیں۔ بریت کا حلف تو اسی وقت سے ہو گیا۔ جب حضور نے ان الفاظ کے لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ اب اگر حضور کے یہ الفاظ احباب کے مشورہ کی وجہ سے مصری صاحب کو نہ بھیجے گئے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین کا حلف اس لئے نہ ہوا کہ وہ مصری صاحب کی نظر سے نہ گزر سکا۔ باقی رہا اس کا عام ذکر تو وہ نہ صرف حضرت امیر المومنین نے احباب کی مجلس میں تحریر کی صورت میں ہی کر دیا۔ بلکہ حضور کے فرمودہ خطبہ میں اور پھر الفضل میں بھی نہایت واضح قطعی اور غیر مبہم الفاظ میں ہو گیا۔ پس حضور کی قسم تو اسی وقت سے قائم ہے۔ جب حضور نے حلف کے الفاظ ارقام فرمائے اب مصری صاحب کا یہ کہنا کہ یہ قسم نہیں بلکہ صرف مسودہ ہی ہے۔ محض ایک ڈھونگ اور صحیح طریق فیصلہ سے فرار کی راہ ہے۔ اب اگر وہ یہ لکھیں کہ "جناب خلیفہ صاحب نے نہ تو ان احباب کے سامنے قسم کھائی جن کو مشورہ کے لئے بلایا گیا تھا" بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور انکی یہ حیلہ بازی صرف گریز اختیار کرنے کے لئے ہے۔

مصری صاحب کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار

ہم نہایت وثوق اور پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مصری صاحب کا منشاء ہرگز ہرگز احقاق حق نہیں ہے۔ ورنہ وہ بتائیں کہ اگر قسم ہی سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ تو انہوں نے حضرت امیر المومنین کی دوسری قسموں سے کیا فائدہ اٹھایا؟ حضرت اقدس نے نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں مؤکد بعذاب حلف اٹھایا

کہ آپ خدا کے قائم کردہ خلیفہ ہیں۔ اور کوئی طاقت آپ کو اس مقام سے معزول نہیں کر سکتی۔ (الفضل ۲۰ر نومبر)

اس حلف کو شائع ہوئے دو ماہ سے زیادہ گذرتے ہیں۔ مگر مصری صاحب اب تک خاموش و ساکت ہیں۔ اور اس قسم کا جمود ان پر طاری ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ پھر اگر قسم سے ہی تمام معاملات کا تصفیہ ہو سکتا تھا۔ اور ان پر حجت تمام ہو سکتی تھی۔ تو اب کیوں وہ بار بار اس بات کی تکرار کئے جاتے ہیں۔ کہ ان کو حضرت امیر المومنین کی ذاتِ گرامی کی طرف سے مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جبکہ حضرت نے صاف اور قطعی الفاظ میں یہ حلف اٹھایا۔ کہ حضور نے آج تک کسی کو پٹوانا یا قتل کروانا تو الگ رہا۔ سازش سے کسی پر انگلی بھی نہیں اٹھوائی۔ (الفضل ۲۰ر نومبر)

مصری صاحب کو مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کا چیلنج

ہم مصری صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے زعمِ باطل میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ صرف قسم سے ہی فیصلہ ہو سکیگا۔ تو کیوں وہ اس امر پر خود قسم نہیں اٹھا جاتے۔ کہ جو کچھ انہوں نے اپنے خطوط میں لکھا ہے۔ یا جو باتیں بیان کی ہیں۔ وہ سچی ہیں۔ اور ان کے کہنے کا خدا اور اس کے رسول نے ان کو حق دیا ہے۔ اور یہ کہ اگر ان کا عمل خدا اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہو۔ تو ان پر اور ان کے خاندان پر خدا کی لعنت ہو۔ مصری صاحب خود مانتے ہیں۔ کہ قسم یک طرفہ بھی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ اور ان کے رفقاء ہمیشہ اس امر کو پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو حکیم عبد العزیز کا اشتہار احمدی احباب کی خدمت میں عاجزانہ گزارش اور فیصلہ کے آسان طریق)

پس ہم مصری صاحب سے نہایت زوردار الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ سچے ہیں۔ اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ اور وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ قسم سے تمام امور کا تصفیہ ہو سکیگا۔ تو وہ اپنے تمام پیش کردہ الزامات پر مؤکد بعذاب قسم اٹھا دیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ابھی تک الزامات کے بارے میں بھی مصری صاحب کے بیانات یقینی اور واضح نہیں۔ چنانچہ ان کی مجالس کی جو معتبر روایات ہم تک پہنچی ہیں۔ اور پہنچ رہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ ابھی تک ان کے بیانات مجمل اور مبہم حد درجہ بے معنی اور آپس میں بالکل متضاد ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم مصری صاحب سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ واقعی صادق القول ہیں۔ تو میدان میں آئیں۔ اور اپنے خطوط کے مجمل بیانات پر ہی لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کہکر مؤکد بعذاب قسم اٹھا جاویں۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ ان کا ضمیر ہی ان کو ملامت کر رہا ہے۔ اور ان کا دل پشیمان اور عذابِ الٰہی کے خوف سے لرزاں و ہراساں ہے۔ کیونکہ ان کے بیانات کا مدار قطعاً عینی شہادت پر نہیں ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ قسم کھائیں گے تو بھی خدائے واحد و قہار کے حضور بدترین مجرم ہوں گے۔ کیونکہ وہ کسی الزام کے لئے بھی عینی شاہد ہونے کے مدعی نہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے اپنے پیش کردہ اور مزعومہ الزامات پر مؤکد بعذاب حلف نہ اٹھایا۔ تو دنیا جان لے گی۔ کہ وہ نہ صرف خدا اور خدا کی نازل کردہ مقدس شریعت کے ہی مجرم ہیں۔ بلکہ عام اخلاقی قوانین اور سوسائٹی کے بھی اشد ترین مجرم ہوں گے۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بات پیش کر رہے ہیں۔ جس پر نہ ان کی عینی شہادت ہے۔ نہ اس کا انہیں خود یقین ہے۔ اور وہ ایسے امور ہیں۔ جن پر حلف اٹھانے کا نام لینے سے بھی ان پر خوف و ہراس مسلط ہو جاتا ہے۔ ہم ان سے بار بار اور کھلے الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے خطوط میں پیش کردہ الزامات کی سچائی پر مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں اور خدائے غیور کے قہری ہاتھ کا نظارہ دیکھیں

حضرت امیر المومنین سے مصری پارٹی کا مطالبہ قسم

شیخ مصری صاحب اپنے اشتہار میں کئی بار اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت اقدس سے کبھی بھی "قسم یا مباہلہ" کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہم حیران ہیں کہ مصری صاحب نے کس طرح دیدہ و دانستہ اس غلط بیانی کے ارتکاب کی جرأت کی۔ ہم قادیان میں رہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھیوں کے بیان کردہ امور بھی ہم تک پہونچتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ ان کی پارٹی کے کئی افراد بارہا اپنی مجالس میں حضرت اقدس کے متعلق کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر خلیفہ صاحب سچے ہیں۔ تو قسم کیوں نہیں کھاتے۔ ان کا یہ لکھنا باخبر پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے مصداق ہے۔ جو ان کے اس مطالبہ سے کئی بار واقف ہو چکی ہے۔ اور پھر زبانی ہی نہیں۔ بلکہ مصری صاحب کے رفقاء نے تحریری طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ان کے دستِ راست حکیم عبد العزیز صاحب نے اپنے اشتہار بعنوان "احمدی احباب کی خدمت میں عاجزانہ گزارش اور فیصلہ کے آسان طریق" میں طریق سوم کا بیان کرتے ہوئے لکھا:-

"جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع پر ہمیں موقعہ دیا جائے۔ کہ ہم وہ تمام مخصوص باتیں احمدی حضرات کی خدمت میں حضرت امیر المومنین کی موجودگی میں پیش کر دیں۔ اور اس کے بعد حضور ان تمام باتوں سے اپنی بریت کرتے ہوئے یک طرفہ حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں"

پھر لکھا ہے۔ کہ:-

"حضرت امیر المومنین یکطرفہ حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں"

پس مصری صاحب اور ان کی پارٹی کا یہ کہنا کہ ان کی طرف سے کبھی بھی قسم یا مباہلہ کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔ قطعاً غلط اور صریح کذب بیانی ہے۔

کمیشن کی تجویز کی حقیقت

مصری صاحب لکھتے ہیں:-

"پس جماعت کمیشن بٹھلائے۔ اور میں گواہیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں اور میرا مطالبہ تو شروع سے یہی ہے۔ ہاں چونکہ اب جناب خلیفہ صاحب نے جماعت کے اندر میرے خلاف تعصب پیدا کر دیا ہے اور گواہیوں کے حاصل کرنے میں میرے راستے میں بہت روکیں ڈالدی ہیں۔ اس لئے کمیشن کے تقرر کے لئے میں چند شرائط پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی پابندی کمیشن کو لازمی کرنی ہوگی۔ پس اگر جماعت کمیشن کے تقرر پر اپنی منظوری دیدے۔ تو میں ان شرائط کو شائع کر دونگا"

ہماری طرف سے بارہا مصری صاحب کے سامنے یہ مطالبہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ اپنے مزعومہ کمیشن کی وضع کو پبلک کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ حضرت اقدس نے اب نہیں آج سے سات ماہ پیشتر اپنے ۳۰ر جولائی کے خطبہ میں مصری صاحب سے ان کے "آزاد کمیشن" کی وضع قطع کی توضیح کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر مصری صاحب اب تک خاموش بیٹھے ہیں۔ حضرت اقدس نے کئی مرتبہ پوچھا ہے۔ کہ وہ بتائیں کہ ان کی "آزاد کمیشن" سے کیا مراد ہے۔ مگر مصری صاحب شانِ تغافل کے ساتھ صرف کمیشن کے بٹھلانے کی ہی خواہش پیش کئے جاتے ہیں۔ اور اس کی وضع۔ اس کے ممبروں کا طریق انتخاب اس کے پیشِ نظر امور کی ماہیت۔ اس کے فیصلہ کا اثر وغیرہ کسی امر کو بھی بیان نہیں کرتے۔ اگر وہ اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت اس کمیشن کو بٹھلائے گی۔ تو مذکورہ امور کی تفصیل کے ساتھ ان شرائط کا پیش کر دینا بھی ان کا فرض ہے۔ جن کی تعمیل وہ کمیشن کے لئے ضروری قرار دے رہے ہیں۔ اگر ان کی باتیں معقول ہوں گی۔ تو خود ہی جماعت کو اپیل کریں گی۔

ہم مصری صاحب کو پھر کہتے ہیں۔ کہ وہ اٹھیں۔ اور ہمت کریں۔ اور کمیشن کے متعلق تمام امور کی تفصیل جرأت کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کر دیں۔ اور پھر ان کی معقولیت اور لغویت کا فیصلہ بھی پبلک پر چھوڑ دیں۔ اور دیکھ لیں۔ کہ ان کے پیش کردہ امور سے کیا نتیجہ نکلتا ہے

اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے پاس سچائی اور اس کے دلائل موجود ہیں۔ تو پھر شرائط اور جماعت کی منظوری یا غیر منظوری کا توسوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ مصری صاحب کو نہ تو کمیشن کی تفاصیل اور اس کی وضع کی اور نہ ہی اپنے مزعومہ الزامات کے متعلق مؤکد بعذاب حلف کی جرأت ہوگی۔ کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ وہ ایسے واقعات پیش کر کے جس کے وہ عینی شاہد نہیں ہیں۔ خود ہی بد دیانتی کے مرتکب ہو رہے اور عذاب الہٰی کے مورد بن رہے ہیں۔

مصری صاحب کو فیصلہ کن چیلنج

بالآخر ہم مصری صاحب سے پھر مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے خطوط میں پیش کردہ الزامات پر مؤکد بعذاب قسم اٹھا کر اب بھی اپنی دلیری کا ثبوت دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش کردہ طریق فیصلہ ہرگز وہ نہیں ہیں۔ جن کو مصری صاحب نے اپنے اشتہار میں پیش کیا ہے۔ حضرت نے نہایت واضح الفاظ میں قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر اعلان کیا تھا۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ حضور کو خدا تعالےٰ نے ہی خلیفہ بنایا۔ اور یہ کہ حضور معزول نہیں ہوسکتے۔ اور مصری صاحب سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اگر وہ اپنے آپ کو سچائی پر سمجھتے ہیں۔ تو وہ بھی اس رنگ میں قسمیں کھائیں۔

پس ہم مصری صاحب کے سامنے پھر اسی طریق فیصلہ کو پیش کرتے ہیں کہ وہ مع اپنے ساتھ اپنے خاندان کو شامل کرتے ہوئے مؤکد بعذاب حلف اٹھا جاویں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خدا کے قائم کردہ خلیفہ نہیں ہیں اور یہ کہ وہ ان امور کی وجہ سے جو مصری صاحب نے لکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزول ہو چکے ہیں۔ اور اس کے بعد قدرت خداوندی کا تماشہ دیکھ لیں۔ انہیں اور دنیا کو روز روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا۔ کہ فتح و ظفر کا جھنڈا کس کے ہاتھ میں لہراتا ہے۔ اور نامرادی اور خسران مبین کا کون منہ دیکھتا ہے۔ کامیابی و کامرانی کسے نصیب ہوتی ہے اور ناکامی کسے حاصل ہوتی ہے۔ وہ خود ہی تجربہ کرلیں گے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے مقدس افراد کو وہ گمراہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ یا وہ پہلے سے بھی زیادہ جوش اخلاص اور عقیدت کے ساتھ حضرت امیر المومنین سے وابستہ ہیں۔

ہم مصری صاحب کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ کی خلافت صادقہ اور احمدیت کے شجرۂ طیبہ کو کبھی مٹا نہیں سکتے۔ یہ وہ پودا ہے۔ جس کی آبیاری الہٰی ہاتھ کر رہے ہیں۔ نصرت خداوندی کی شادمانیاں اور تائید ایزدی کی بشارتیں اس کے شامل حال ہیں۔ پس یہ درخت بڑھتا چلا جائے گا اور طاغوتی قوتوں کے لشکر کبھی بھی اس کے راہ میں حائل نہ ہوسکیں گے ان شاء اللہ العزیز۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار ۔ بشیر … سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ضرورت ملازمت

حسب ذیل قابلیت کے دوست بے کار ہیں۔ اگر کسی دوست کو کسی ملازم کی ضرورت ہو۔ یا وہ ان بے کار دوستوں کو کام پر لگانے میں نظارت ہذا کی امداد فرما سکتے ہوں۔ تو براہ مہربانی جلد سے جلد اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ ڈسپنسر
۲۔ موٹر ڈرائیور
۳۔ مولوی فاضل ۔ مدرس
۴۔ جے ۔ وی ۔ مدرس
۵۔ حجام
۶۔ باورچی
۷۔ مختار برائے انتظام جائداد
۸۔ اوورسیر
۹۔ کلرک
۱۰۔ چپراسی وغیرہ

ناظر امور عامہ

وعدہ خلافی کے خطرناک گناہ سے بچیں!

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سال اول۔ دوم اور سوم کے بقایا چندہ تحریک جدید کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"مَیں نے بار بار کہا ہے۔ یہ طوعی چندہ ہے۔ اگر کسی میں ہمت نہیں۔ تو وہ وعدہ مت لکھائے۔ پھر بھی بعض لوگ اپنی مرضی سے چندہ لکھا کر ادا نہیں کرتے۔ اور اس طرح وہ ایک خطرناک گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہزاروں احمدی ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ لیکن ان پر میرا کوئی گلہ نہیں۔ مجھے شکایت ان سے ہے۔ جو اپنا نام لکھوا کر پیچھے ہٹے۔ اور انہوں نے وقت کے اندر چندہ ادا نہ کیا۔ میں نے ان کی سہولت کے لئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا۔ کہ اگر کوئی شخص دیکھتا ہے۔ کہ اس کے حالات ایسے ہیں کہ وہ چندہ ادا کرنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتا۔ مگر نام لکھا چکا ہے۔ تو وہ اپنی میعاد میں اضافہ کرالے۔ یا مجھ سے معافی لے لے۔ میں اس کا چندہ معاف کرنے کے لئے تیار رہوں۔ اس طرح وہ خدا کے حضور مجرم نہیں بنیگا کیونکہ خدا کہے گا۔ کہ جب میرے نمائندہ نے تجھے معاف کردیا۔ تو میں نے بھی تجھے معاف کر دیا۔ خدا روپیہ کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ سچائی دیکھتا ہے"۔

حضور کے اس ارشاد پر بعض احباب نے معافی لے لی۔ اور اکثر نے میعاد میں اضافہ کرالیا ہے۔ مگر بعض ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے نہ معافی لی۔ اور نہ میعاد میں توسیع کرائی۔ ان کے طریق عمل سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کے فرمان ان العھد کان مسئولا کے مطابق کہ وہ عہد جو تم کرتے ہو۔ اس کے متعلق تم سے سوال کیا جاویگا کہ تم نے اسے کہاں تک پورا کیا۔ اپنے عہد کو پورا کریں گے۔ پس ایسے دوستوں کو اپنا عہد فوری پورا کرنا چاہیئے۔ اور اپنی موعودہ رقم ارسال کرنا چاہیئے۔ جن احباب نے جنوری ۱۹۳۶ء تک مہلت لی تھی۔ مگر رقم اب تک ادا نہیں ہوئی۔ وہ اب فروری میں اپنا وعدہ پورا کریں۔ اور وہ احباب جن کا وعدہ فروری ۱۹۳۶ء میں ادا کرنے کا ہے۔ وہ بھی سال اول دوم یا سوم کا بقایا چندہ ادا کریں۔ مگر جو سمجھتے ہیں کہ ان کے حالات قابل ادا نہیں رہے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے معافی لے لیں۔ تا وعدہ خلافی کے گناہ سے بچ جائیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

(ادر جن نشان … [illegible] … سیکرٹری تحریک قادیان)

انوار کلب قادیان کا کامیاب ٹور

ڈی۔ بی۔ ہائی سکول سری گوبند پور کی دعوت پر انوار کلب قادیان ۲ ر فروری کو سری گوبند پور ہاکی میچ کھیلنے گئی۔ میچ ۱۱ بجے شروع ہوا۔ جس میں انوار کلب سات ایک گولز کے تناسب سے کامیاب رہی۔ بعد ازاں والی بال کا میچ کھیلا گیا۔ جس میں انوار کلب کامیاب رہی۔ انوار کلب ہائی سکول سری گوبند پور کے اساتذہ کے حسن سلوک

دہلی میں آریہ سماج سے مناظرے

اس مرتبہ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے سالانہ جلسہ پر آریہ ترک شانسی سبھا کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں جملہ مذاہب کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ انجمن احمدیہ دہلی نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس چیلنج کو قبول کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ ذیل کے مضامین پر مناظرہ کے لئے وقت دیا جائے:۔

(۱) تناسخ

(۲) کیا وید کامل ایشوری گیان ہے؟

۳۱ر جنوری کی شب کو آریہ سماج نے ایک مذہبی کانفرنس رکھی تھی۔ جس کے مضمون کا عنوان تھا۔ کہ "دکھ سکھ کا کارن کیا ہے" انجمن احمدیہ دہلی کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے اپنا مضمون پڑھکر سنایا۔ جو نہایت عالمانہ اور دلائل سے پُر تھا۔ حاضرین جلسہ نے اسے بے حد پسند کیا۔

یکم فروری کی شب کو آریہ سماج کے ساتھ پہلا مناظرہ تناسخ کے مضمون پر ۷½ سے ۱۰½ تک ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری مناظر تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے ابتدائی تقریر میں خدا۔ روح اور مادہ۔ نیز مختلف زمینوں اور پتھروں وغیرہ کے اختلافات کو پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ صحیح نہیں کہ اختلاف کی وجہ تناسخ ہے۔ نیز آپ نے کئی اعتراضات اس عقیدہ پر وارد کئے۔ مثلاً یہ کہ اگر تناسخ درست ہے۔ تو پھر ویدوں کی تمام دعائیں بیکار ٹھہرتی ہیں۔ اور یہ کہ خدا تعالےٰ کی مالکیت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔

آریہ سماجی مناظر نے بجائے جواب دینے کے سائل کی پوزیشن اختیار کر لی۔ اور قرآن مجید پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ جس سے اس کی کمزوری بخوبی ظاہر ہو رہی تھی۔ مولوی صاحب کے بار بار مطالبہ کے باوجود آخر تک اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کہ اگر خدا تعالےٰ روح و مادہ کا خالق نہیں۔ تو پھر کن وجوہات کی بنا پر وہ ان کا مالک ٹھہر سکتا ہے۔

مولوی صاحب نے شروع سے آخر تک نہایت شرافت اور تہذیب کے ساتھ مناظرہ کیا۔ جس کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔

۲ر فروری کی شب کو دوسرا مناظرہ "کیا وید کامل ایشوری گیان ہے" کے مضمون پر تھا۔ اس مضمون پر ہماری طرف سے مناظر مہاشہ محمد عمر صاحب تھے۔ جنہوں نے ۶½ سے ۹½ تک ۳ گھنٹہ نہایت کامیاب مناظرہ کیا۔ آپ نے متعدد منتر پڑھکر اس امر کو اچھی طرح ثابت کر دیا کہ ویدوں میں تحریف ہو چکی ہے۔ اور مختلف جگہوں کے چھپے ہوئے ویدوں کے بعض منتروں میں جو اختلاف اور فرق پایا جاتا ہے۔ اس کو پیش کرتے ہوئے آپ نے چیلنج کیا کہ کسی جگہ کے چھپے ہوئے دو قرآن مجید لے آؤ ان میں ہرگز اختلاف نہیں ہو گا۔ پھر آپ نے ویدوں کی تعلیم کے ناقابل عمل ہونے کے ثبوت میں چند باتیں مثلاً نیوگ۔ مردہ کا جلانا اور ستیارتھ پرکاش کی وہ ہدایات کہ کس قسم کی عورت سے شادی کرنی چاہیئے وغیرہ کو پیش کیا؟

آریہ سماجی مناظر نے جواب میں حج کو پیش کیا۔ لیکن اسے بتایا گیا کہ حج صرف صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ ہر ایک پر نہیں۔ لیکن نیوگ کے لئے کہا گیا ہے۔ کہ جو نہیں کرتا وہ شودر ہے

آریہ مناظر نے قرآن مجید پر بھی بعض اعتراضات کئے۔ لیکن مہاشہ صاحب نے اسے دندان شکن جواب دیکر ساکت کر دیا۔ مثلاً دلوں پر مہر کر دینے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ مہریں ٹوٹ سکتی ہیں۔ اور کہا میرے دل پر بھی ایک وقت مہر لگی ہوئی تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ کی توفیق سے جب میں نے اسلام قبول کر لیا تو وہ مہر ٹوٹ گئی۔ آریہ مناظر اس درجہ پریشان رہا کہ آخر تک ایک منتر کے اختلاف کو بھی رفع نہ کر سکا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ان مناظروں کا یہاں کی پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا دعا ہے کہ مولا کریم بہتر ثمرات پیدا فرمائے۔

(خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی)

قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ شائع ہوگئے ہیں

ایک لمبے عرصہ سے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط کی مانگ بیرونی جماعتوں کی طرف سے ہو رہی تھی۔ لیکن بعض مصروفیتوں اور دیگر حالات کی وجہ سے ان کی اشاعت معرض التوا میں چلی آتی رہی۔ اب یہ مجموعہ قواعد چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ جو کہ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ قواعد کی تعداد علاوہ بائی لاز یعنی قواعد اساسی کے جو کہ تعداد میں ۱۸ ہیں۔ ۸۷۰ معہ ضمنی قواعد کے ہے۔ ہر ایک شہری مقامی جماعت کے کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ اس مجموعہ قواعد کو خریدیں۔ پڑھیں اور انجمن کے قواعد وضوابط سے واقفیت حاصل کر کے نظام سلسلہ کو ان کے مطابق مضبوط تر بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ان کو جمع کرنے اور شائع کرنے کی اصل غرض یہی ہے حسب ضرورت دیہاتی جماعتوں کے عہدیدار بھی خرید سکتے ہیں۔

یہ مجموعہ قواعد جس میں مقامی انجمنوں اور لجنات اماء اللہ کے قواعد بھی شامل ہیں دفتر ناظر اعلےٰ سے ایک روپیہ فی نسخہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ جو کہ ۳ر فی نسخہ اندرون ہند میں اور ۴ر فی نسخہ بیرون ہند میں ہو گا۔ جو اصحاب بصیغہ رجسٹری منگوانا چاہیں جو کہ حفاظت کا ذریعہ ہے۔ وہ موازی ۳ر زائد ارسال فرمائیں:۔

ناظر اعلےٰ

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے ایک اشتہار کے جواب میں بعنوان بالا ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ جو اسی اخبار میں درج ہے۔ اس میں مدلل طریق پر مصری صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

ناظرین کرام سے درخواست ہے۔ کہ اسے کثیر تعداد میں منگوا کے اس کی اشاعت کریں۔ شرح درج ذیل ہے:۔

۶ عدد ۲ر ۱۲ عدد ۴ر ۲۵ عدد ۸ر ۱۰۰ عدد ۲ عہ

مطلوبہ تعداد کم از کم چھ ہونی چاہیئے۔ قیمت مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ منی آرڈر یا ایک پیسہ کے ٹکٹوں کے ذریعہ بھیجی جائے۔

خاکسار اے (آنرز) مولوی فاضل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

وصیتیں

نمبر ۴۹۱۵ :- منکہ امۃ الحفیظ بنت سید غلام محمد قوم سید عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ؍ جولائی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت موجودہ جائداد ایکصد روپیہ کی جائداد مشین اور تین صد روپیہ میرا مہر بصورت زیور میرے پاس ہے۔ اس میں سے ۱/۳ حصہ جو ۱۳۳ روپے ہوتے ہیں اپنی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر اس سے میری جائداد بڑھ جائے۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ کڑے ۸ تولہ ۔ ۶ ۲ روپے ڈنڈی جھمکی ۵ ڈیڑھ تولہ ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد ۱/۳ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا کر رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :- حفیظ زوجہ مرزا محمد حسین احمدی محلہ دار الرحمت

گواہ شد :- مرزا محمد حسین خاوند موصیہ قادیان

گواہ شد :- سید نیاز محمد بقلم خود برادر موصی

نمبر ۴۹۷۵ :- منکہ میر محمد ثناء اللہ خان ولد ڈاکٹر احمد خان صاحب قوم میر پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱ /۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ساٹھ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :- محمد ثناء اللہ خان احمدی قادیان دار الرحمت

گواہ شد :- میر ظفر اللہ خان افریقی احمدی دار الرحمت قادیان

گواہ شد :- ڈاکٹر احمد خان والد موصی

نمبر ۴۹۷۶ :- منکہ غلام محمد ولد علی بخش قوم ارائیں عمر پیشہ حال کارکن دار الصناعت عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن قادر آباد و حال مہاجر قادیان، ڈاکخانہ سیالکا ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲ /۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موصی کی جائداد صرف ایک گھماؤں زمین اور خام مکان رہائشی ہے۔ جس کی قیمت (مکان و زمین) چہار صد روپیہ ملتی ہے۔ اور وہی ایک گھماؤں اراضی دو صد روپیہ میں رہن بھی ہے باقی رہا دو صد روپیہ جس کا دسواں (۱/۱۰) حصہ بندہ وصیت میں دیتا ہے یعنی دو سو روپیہ میں سے بیس روپے ہوتا ہے اور یہ بیس روپے بحساب دو روپے ماہوار خاکسار کی تنخواہ میں سے مجرا لیا جائے حال میں بندہ دار الصناعت قادیان میں محصل کا کام کرتا ہے۔ اور دس روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ سوائے اس کے اگر کوئی اور جائداد کمترین کے قبضہ میں بعد وصیت کے ہو جانے کے آوے۔ تو اس میں سے بھی صدر انجمن احمدیہ دسویں حصہ کی حقدار ہے۔ اپنی آمد میں سے بھی دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد :- غلام محمد پنشنر ڈ اوورسیر ملایا ریلوے حال محصل دار الصناعت

گواہ شد :- محمد شریف ولد غلام محمد موصی

گواہ شد :- تاج دین ولد غلام محمد ٹیلر

پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) کا امتحان

پنجاب اور صوبہ سرحد شمال مغرب کی مشترکہ پبلک سروس کمیشن کا اعلان ہے۔ کہ جو امیدوار اس امتحان میں شامل ہونے کے اہل ہیں۔ اور جنہوں نے اس میں شامل ہونے کے متعلق اپنے ارادہ سے مطلع کر دیا ہے۔ ان سب کے داخلہ کے سرٹیفکیٹ ان ڈسٹرکٹ و سشن جج صاحبان کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ جنہوں نے ان کے رول بھیجے تھے۔ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے سرٹیفکیٹ متعلقہ ڈسٹرکٹ و سشن جج صاحبان سے حاصل کر لیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول میں داخلہ

سال رواں سے گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ پنجاب رسول کا سیشن ہر سال یکم اکتوبر سے شروع ہوگا۔ اور آئندہ داخلہ کے لئے امتحانِ مقابلہ جون کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ جو امیدوار اس سکول میں داخل ہونا چاہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں پرنسپل صاحب کے نام یکم مئی ۱۹۳۸ء تک بھیج دینی چاہئیں۔ امیدواروں کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ۱۷ اور ۲۱ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ سکول کے ترمیم شدہ پراسپکٹس کی نقول جن میں ان تبدیلیوں کا ذکر ہے۔ پرنسپل صاحب سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضرورت

احمدیہ پرائمری سکول شادی وال ضلع گجرات کے لئے ایک سند یافتہ احمدی مدرس کی ضرورت ہے۔ امیدوار درخواست معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر ارسال کریں۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو گا۔

چوہدری بشیر احمد بی۔ اے۔ مینجر متصل تھانہ شہر گجرات

تحریک جدید کا اعلان

ہر جماعت احمدیہ کے کارکن احباب اور ہر فرد کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کی رقوم ارسال کرتے وقت جہاں اسم وار تفصیل دینا ضروری ہے۔ وہاں یہ لکھنا بھی لازم ہے کہ ارسال کردہ رقم کس سال کی ہے۔ تاکہ دور اول اور دور ثانی کے حسابات الگ الگ رکھیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مُفرّح یاقوتی

شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے ← یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دلکو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی مقوی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس اور مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اکثر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

کٹ پیس کی فائدہ مند تجارت

احمدی برادران سے خاص رعایت

ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں کٹ پیس (پارچہ) کی مانگ ہے۔ قلیل سرمایہ کا آسان فائدہ مند روزگار ہے مستورات تک گھروں میں فروخت کر کے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ہماری چھوٹی تجارتی گانٹھیں مالیتی یکصد۔ دوصد اور تین صد روپے کی ہیں۔ نمونہ کا بنڈل پچاس روپیہ کا ہے۔ ان گانٹھوں میں خوشنما عام پسند زنانہ۔ مردانہ۔ سوتی۔ ریشمی چھینٹیں۔ پاپلن۔ ظفر۔ ڈوریا۔ وائل۔ بوسکی بوکین کوٹوں کا کپڑا۔ وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے ٹکڑے اور تھان تک کا مال ہے۔ منگوائیے اور فائدہ اٹھائیے۔

بوسکی کا بنڈل

ملائم چمکدار فیشن ایبل زنانہ۔ مردانہ بوسکی کا بنڈل مالیتی ایک سو روپیہ۔ جس میں سالم تھان ہیں۔ قریباً ۲۷۰ گز عمدہ ارزاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونیوالا پارچہ ہے۔ منگوائیے فائدہ اٹھائیے۔ تھوڑے بنڈل باقی ہیں۔ نمونہ کا ۹ گز کا تھان [illegible] روپے علاوہ محصولڈاک آٹھ آنہ ہر آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔

امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹری شدہ) بمبئی نمبر ۱۱

رشتہ کی ضرورت

ایک راجپوت مخلص خاندان کے خوبصورت تعلیم یافتہ مستقل گورنمنٹ ملازم ۲۵ سالہ نوجوان کے لئے رشتہ درکار ہے لڑکی تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ع۔ ح معرفت امیر جماعت احمدیہ مسجد فضل منشی محلہ لائلپور

قدرت کے دو عطیے

پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔
قیمت ——— صرف دو روپے (عہ)

پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں۔ پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں قیمت ——— صرف ۱۲ آزمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں

المشتہر: مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات پنجاب

ہمارا کام کہنا ہے کوئی مانے تو بہتر ہے   نہ مانے نور احمد تو بگڑتا ہے ہمارا کیا

آنیوالی مصیبتوں کا سدباب

اجباب اپنی نوع کی فلاح و بہبودی کیلئے چند ماہرین طب نے کچھ اکسیریں تیار کی ہیں جو امراض مخصوصہ مردمان و زنان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو جہنم کی زندگی سے نجات بخشتی ہیں۔ یونانی ادویات کا اثر آہستہ آہستہ اور مستقل ہوتا ہے۔ اس لئے سوسائٹی ماہرین طب نے ہر مزاج کے مطابق جداگانہ نسخہ جات تیار کئے ہیں۔ دوست گھر بیٹھے اپنے حالات لکھ کر علاج کروائیں۔ خط و کتابت تمام صیغہ راز میں رکھی جاتی ہے۔

شیر افگن یہ اکسیر اعظم راجوں اور نوابوں کا خاص تحفہ ہے سستی۔ نامردی ضعف باہ میں بے حد مفید ہے۔ مکمل خوراک سے۔ تین روپے

سلطان المحبوب جس کے خاص اجزا مروارید۔ سونا۔ عنبر۔ مشک۔ یاقوت۔ فولاد ہیں۔ یہ رگ و پٹھوں کو پھر زندہ کر دیتی ہے۔ مولد خون۔ مقوی باہ۔ قیمت للعہ

سفوف جواہر والا یہ سفوف ہر مزاج کے مطابق چار قسم ہے۔ جو مغلظ و مولد منی مشتہی قبض کشا۔ جریان۔ احتلام کو دنوں میں دور کرتا ہے۔ مکمل خوراک ۱۰ تولہ قیمت عہ

نوٹ ۱: جن دوستوں کو ہماری مجربات کے باقاعدہ استعمال سے فائدہ نہ ہو وہ حلفاً تحریر دیکر دوبارہ دوسری خوراک حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ موجد دی پائیلیکس پلز" نے ہماری ایمانداری دیکھکر ایجنسی دیدی ہے۔ احباب بواسیر سے نجات حاصل کریں۔ قیمت (عہ)

مقامی اور غیر مقامی دوست جملہ ادویات و دیگر معلومات پتہ ذیل پر بذریعہ خط و کتابت حاصل کریں

مینجنگ ڈائرکٹر دی ایشیاٹک فزیشن سوسائٹی۔ قادیان

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ ولیڈیز قادیان ضلع گورداسپور** سے **اکسیر تسہیل ولادت** منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت ——— بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شائد دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۲ ار فروری۔ کل حصار میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں ۲ ہندو اور ایک مسلمان ہلاک اور ۲ ہندو اور ۲ مسلمان سخت مجروح ہوئے۔ فساد گائے کی قربانی کے باعث وقوع پذیر ہوا۔ اس سلسلہ میں بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ کل سے شہر میں دکانیں بند ہیں فساد کے متعلق ہندوؤں کا بیان ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کے باہم سمجھوتہ کے باوجود ایک گائے کو پرائیویٹ جگہ کی بجائے ایک کھلی جگہ میں ذبح کیا۔ مجمع کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے کئی بار لاٹھی چارج کیا۔ فساد کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے کہ ۱۱ ار فروری کو ۲ بجے بعد دوپہر ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک سمجھوتہ ہوا۔ کہ ایک محلہ کے پرائیویٹ مکانات میں گائیں ذبح نہ کی جائیں۔ بلکہ محلہ سے باہر ایک خاص مقام پر جہاں ہندوؤں کی آبادی نہیں انہیں ذبح کیا جائے۔ دو مقامات پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جو لاٹھیوں سے مسلح تھے فساد ہوا۔ اور ایک دوسرے پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے لوگوں کو منتشر کیا۔ شہر میں اب امن ہے۔ اور اردگرد کے قصبوں سے پولیس کی امداد پہنچ گئی ہے۔

ٹوکیو ۱۲ ار فروری۔ آج صبح جاپانی کابینہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت ہائے برطانیہ امریکہ اور فرانس کے استصواب کے جواب کی منظوری دی گئی۔ جو انہوں نے جاپان کی بحری طاقت معلوم کرنے کے لئے کیا تھا۔ جواب میں کسی قسم کی اطلاع دینے سے انکار کیا گیا ہے۔ آج ۶½ بجے شام اسی جواب کو برطانی۔ فرانسی اور امریکی سفارتوں کے حوالے کر دیا جائیگا

بمبئی ۱۲ ار فروری۔ آج بمبئی میں لارڈ ٹینی سن کی کرکٹ ٹیم اور ہندوستانی ٹیم میں پانچواں ٹیسٹ میچ شروع ہوا۔ لارڈ ٹینی سن کی ٹیم نے پہلی اننگز میں ۱۳۰ رنز کیں۔ اس کے بعد ہندوستانی ٹیم نے کھیلنا شروع کیا۔ اور کھیل کے بند ہونے سے پیشتر ۵ وکٹوں کے نقصان پر ۷۳ رنز کیں۔

لاہور ۱۲ ار فروری۔ کل شام چالیس مسلمانوں کے ایک جتھے نے جس کے ہمراہ ۵۰۰ کے قریب دوسرے مسلمان تھے سر سکندر حیات خان کی کوٹھی کی طرف مارچ کیا۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ بلڈنگ کے قریب پولیس نے جتھے کو روک لیا۔ اور منتشر ہونے کا حکم دیا۔ لیکن جتھے نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور ارکان جتھہ زمین پر لیٹ گئے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد پولیس نے انہیں زمین سے اٹھایا اور موٹروں میں بٹھا کر لے گئی۔

نئی دہلی ۱۱ ار فروری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملک معظم نے ہندوستان میں دربار تاجپوشی منعقد کرنے کے مسئلہ پر غور کیا تھا۔ انہیں افسوس ہے کہ انہیں پھر ایک دفعہ اس دربار کو ملتوی کرنا پڑا ہے۔ ملک معظم نے اس دربار اور اس سے متعلق مالی اور عام امور پر اچھی طرح غور و خوض کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس وقت جب کہ صوبجاتی آزادی کے نفاذ سے ہندوستان پر مصارف کا بہت بوجھ پڑا ہوا ہے۔ ملک معظم نہیں چاہتے۔ کہ ہندوستان کے مالیات پر مزید بوجھ ڈالیں ملک معظم نے ان حالات کو الف سے متاثر ہو کر اپنے مشیروں سے مشورہ کیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں فیصلہ ہوا ہے کہ دنیا کی عام سیاسی حالت کے بہتر ہونے اور مالی حالت کی درستی تک انتظار کرنا مصلحت آمیز ہوگا۔

لاہور ۱۱ ار فروری۔ حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے مسٹر ایم سلیم بیرسٹرایٹ لاء کو پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا ہے۔

ٹوکیو ۱۲ ار فروری۔ مانچوریا میں اشتراکیوں کی ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مارچ سے لے کر نومبر تک ۴۸۲ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے ۸۵ تک کو سزائے موت دی گئی۔ اور ۴۶ کو غلامی کی سزا دی گئی۔ اور ۱۳۵ کے خلاف ابھی سماعت ہو رہی ہے۔

سینٹ جین ڈی لوز ۱۲ ار فروری۔ سارا گوسا سے ایک اطلاع آئی ہے کہ باغیوں نے حال میں ایک حملہ کے دوران میں حکومت کے ۱۱۷۶۸ سپاہی گرفتار کر لئے۔ ۵ ہزار اشخاص مارے گئے۔ ۳ ہزار زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا گیا۔

لکھنؤ ۱۲ ار فروری۔ گورکھپور کی اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر محمد فاروق ایم ایل اے (مسلم لیگ) کو آج گورکھپور میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ حکام نے عید الاضحیٰ کے موقع پر ایک خاص رقبہ میں گائے کی قربانی کی ممانعت کر دی تھی۔ مسٹر محمد فاروق نے بطور احتجاج جلوس نکال کر اس حکم کی خلاف ورزی کی۔

بنگلور ۱۲ ار فروری۔ میسور گورنمنٹ نے ۱۳ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے نیز حکم جاری کیا ہے۔ کہ سیاسی جرائم کے سلسلہ میں جو مقدمات چل رہے ہیں۔ انہیں واپس لے لیا جائے۔

لاہور ۱۲ ار فروری۔ ڈہانہ جاکھل سے ہندو مسلم تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے فساد گائے کی قربانی کے متعلق ہندوؤں کی مزاحمت کی وجہ سے ہوا۔ جس میں بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۱ ار فروری۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر نوآبادیات نے کہا۔ قضیہ فلسطین کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ نے گذشتہ جولائی میں جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ ابھی اس پر قائم ہے۔ یعنی یہ کہ مسئلہ فلسطین کا بہترین حل وہی ہے۔ جو شاہی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں پیش کیا ہے۔ ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا۔ کہ جب تک مجلس اقوام کی کونسل انتداب میں ترمیم نہیں کرتی حکومت برطانیہ اسے بدلنے سے قاصر ہے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ فلسطین کو یہودیوں کا وطن بنانے کے لئے حکومت نے جو وعدہ کیا تھا۔ موجودہ حالات میں اس کا حل تقسیم فلسطین ہی تو ہی ممکن ہے۔ مزید کہا۔ کہ دہشت انگیزی کا سلسلہ حکومت برطانیہ کو ضروری تحقیقات جاری رکھنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔

لاہور ۱۱ ار فروری۔ کل گورنر پنجاب نے جوبلی پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھنے کی رسم سرانجام دی۔ اور کہا۔ کہ اس سکیم سے جھنگ۔ ملتان اور مظفرگڑھ کے اضلاع میں قریباً ۴ لاکھ ایکڑ زمین کی آبپاشی ہو گی۔ علاوہ ازیں ۵½ لاکھ زمین کی آبپاشی کے امکانات پیدا ہو جائینگے

نئی دہلی ۱۱ ار فروری۔ نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں مسٹر جناح نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے اس بیان پر اظہار تعجب کیا۔ کہ میں نہیں جانتا کہ مسلم لیگ چاہتی کیا ہے۔ مسٹر جناح نے کہا۔ ہر سچے قوم پرست ہندوستانی کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اقلیتوں کے سوال کا نہ صرف مطالعہ کرے بلکہ اسے حل کرنے کی تدابیر اور تجاویز پر بھی غور کرے۔ ہندوستان کے اکثر مسائل کے متعلق مسٹر سبھاش چندر بوس اپنی قطعی رائے رکھتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ انہیں آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں

میرٹھ (بذریعہ ڈاک) معاصر "انقلاب" کو معلوم ہوا ہے کہ میرٹھ میں کانگریسیوں اور احراریوں کے اشتعال انگیز رویہ کے باعث فساد ہو گیا۔ تفصیلات مظہر ہیں۔ کہ مدرسہ عربیہ میں ایک جلسہ منعقد کر کے مولوی عطاء اللہ نے مسلم لیگ اور مسلمانوں کو گالیاں دینا شروع کر دیں مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اس پر احراریوں نے حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے مدرسہ عربیہ سے کانگرسی جھنڈا اتار دیا۔

... شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی